

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام (حصہ پنجم)

<?xml encoding="UTF-8">

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے بعد

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت چونکہ خداوند عالم کی طرف سے بطور لطف خاص عمل میں آئی تھی، اس لئے آپ خدائی خدمت میں ہمہ تن منہمک ہو گئے اور غائب ہونے کے بعد آپ نے دین اسلام کی خدمت شروع فرمادی۔ مسلمانوں، مومنوں کے خطوط کے جوابات دینے، ان کی بوقت ضرورت رہبری کرنے اور انہیں راہ راست دکھانے کا فریضہ ادا کرنا شروع کر دیا ضروری خدمات آپ زمانہ غیبت صغریٰ میں بواسطہ سفراء بابل واسطہ اور زمانہ غیبت کبریٰ میں بلا واسطہ انجام دیتے رہے اور قیامت تک انجام دیتے رہیں گے۔

۳۰۷ ہجری میں آپ کا حجر اسود نصب کرنا

علامہ اربلی لکھتے ہیں کہ زمانہ نیابت میں بعہد حسین بن روح، ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ بارادہ حج بغداد گئے اور وہ مکہ معظمہ پہنچ کر حج کرنے کا فیصلہ کئے ہوئے تھے۔ لیکن وہ بغداد پہنچ کر سخت علیل ہو گئے۔ اسی دوران میں آپ نے سنا کہ قرامطہ نے حجر اسود کو نکال لیا ہے اور وہ اسے کچھ درست کر کے ایام حج میں پھر نصب کریں گے۔ کتابوں میں چونکہ پڑھ چکے تھے کہ حجر اسود صرف امام زمانہ ہی نصب کر سکتا ہے جیسا کہ پہلے آنحضرت صلعم نے نصب کیا تھا، پھر زمانہ حجاج میں امام زین العابدین نے نصب کیا تھا۔ اسی بناء پر انہوں نے اپنے ایک کرم فرما "ابن ہشام" کے ذریعہ سے ایک خط ارسال کیا اور اسے کہ دیا کہ جو حجر اسود نصب کرے اسے یہ خط دیدینا۔

نصب حجر کی لوگ سعی کر رہے تھے۔ لیکن وہ اپنی جگہ پر قرار نہیں لیتا تھا کہ اتنے میں ایک خوبصورت نوجوان ایک طرف سے سامنے آیا اور اس نے اسے نصب کر دیا اور وہ اپنی جگہ پر مستقر ہو گیا۔ جب وہ وہاں سے روانہ ہوا تو ابن ہشام ان کے پے چھے ہوئے۔ راستہ میں انہوں نے پلٹ کر کہا اے ابن ہشام، تو جعفر بن محمد کا خط مجھے دیدے۔ دیکھ اس میں اس نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ وہ کب تک زندہ رہے گا۔

اس سے یہ کہہ دینا کہ وہ ابھی تیس سال اور زندہ رہے گا یہ کہہ کر وہ نظروں سے غائب ہو گئے۔ ابن ہشام نے سارا واقعہ بغداد پہنچ کر جعفر بن قولویہ سے بیان کر دیا۔ غرض کہ وہ تیس سال کے بعد وفات پا گئے۔ (کشف الغمہ ص ۱۳۳) اسی قسم کے کئی واقعات کتاب مذکور میں موجود ہیں۔ علامہ عبدالرحمن ملا جامی رقمطراز ہیں کہ

ایک شخص اسماعیل بن حسن ہرقلی جو نواحی حلہ میں مقیم تھا اس کی ران پر ایک زخم نمودار ہو گیا تھا جو ہر زمانہ بحار میں ابل آتا تھا جس کے علاج سے تمام دنیا کے اطباء عاجز اور قاصر ہو گئے تھے وہ ایک دن اپنے بیٹے شمس الدین کو ہمراہ لے کر سید رضی الدین علی بن طاووس کی خدمت میں گیا۔ انہوں نے پہلے تو بڑی سعی کی، لیکن کوئی چارہ کار نہ ہوا ہر طبیب یہ کہتا تھا کہ یہ پھوڑا "رگ اکحل" پر ہے اگر اسے نشتر دیا جائے تو جان کا خطرہ ہے اس لئے اس کا علاج ناممکن ہے۔ اسماعیل کا بیان ہے کہ "چون از اطباء مایوس شدم عزیمت مشہد شریف سرمن رائے کردم" جب میں تمام اطباء سے مایوس ہو گیا تو سامرہ کے سرداب کے قریب گیا، اور وہاں پر حضرت

صاحب الامر کو متوجہ کیا ، ایک شب دریائے دجلہ سے غسل کر کے واپس آ رہا تھا کہ چار سوار نظر آئے ، ان میں سے ایک نے میرے زخم کے قریب ہاتھ پھیرا اور میں بالکل اچھا ہو گیا میں ابھی اپنی صحت پر تعجب ہی کر رہا تھا کہ ان میں سے ایک سوار نے جوسفید ریش تھے کہا کہ تعجب کیا ہے تجھے شفا دینے والے امام مہدی علیہ السلام ہیں یہ سن کر میں نے ان کے قدموں کا بوسہ دیا اور وہ لوگ نظروں سے غائب ہو گئے ۔ (شواہد النبوت ص ۲۱۴ وکشف الغمہ ص ۱۳۲) ۔

اسحاق بن یعقوب کے نام امام عصر کا خط علامہ طبرسی بحوالہ محمد بن یعقوب کلینی لکھتے ہیں کہ اسحاق بن یعقوب نے بذریعہ محمد بن عثمان عمری حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خدمت ایک خط ارسال کیا جس میں کئی سوالات مندرج تھے ۔ حضرت نے بخط خود جواب تحریر فرمایا اور تمام سوالات کے جوابات تحریراً عنایت فرمائے جس کے اجزاء یہ ہیں :

(۱) جو ہمارا منکر ہے ، وہ ہم سے نہیں ۔

(۲) میرے عزیزوں میں سے جو مخالفت کرتے ہیں ، ان کی مثال ابن نوح اور برادران یوسف کی ہے ۔

(۳) فحشاء یعنی جو کی شراب کاپینا حرام ہے ۔

(۴) ہم تمہارے مال صرف اس لئے (بطور خمس قبول کرتے ہیں کہ تم پاک ہو جاؤ اور عذاب سے نجات حاصل کر سکو۔

(۵) میرے ظہور کرنے اور نہ کرنے کا تعلق صرف خدا سے ہے جو لوگ وقت ظہور مقرر کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں جھوٹ بولتے ہیں ۔

(۶) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام حسین قتل نہیں ہوئے وہ کافر جھوٹے اور گمراہ ہیں ۔

(۷) تمام واقع ہونے والے حوادث میں میرے سفراء پر اعتماد کرو ، وہ میری طرف سے تمہارے لئے حجت ہیں اور میں حجت اللہ ہوں ۔

(۸) ” محمد بن عثمان “ امین اور ثقہ ہیں اور ان کی تحریر میری تحریر ہے ۔

(۹) محمد بن علی مہر یار ہوازی کا دل انشاء اللہ بہت صاف ہو جائے گا اور انہیں کوئی شک نہ رہے گا ۔

(۱۰) گانے والی کی اجرت و قیمت حرام ہے ۔

(۱۱) محمد بن شاذان بن نعیم ہمارے شیعوں میں سے ہے ۔

(۱۲) ابوالخطاب محمد بن ابی زینب اجدع ملعون ہے اور ان کے ماننے والے بھی ملعون ہیں ۔ میں اور میرے باپ دادا اس سے اور اس کے باپ دادا سے ہمیشہ بے زار رہے ہیں ۔

(۱۳) جو ہمارا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں ۔

۱۴) خمس ہمارے سادات شیعہ کے لئے حلال ہے ۔

۱۵) جولوگ دین خدامیں شک کرتے ہیں وہ اپنے خود ذمہ دار ہیں ۔

۱۶) میری غیبت کیوں واقع ہوئی ہے ۔ یہ بات خدا کی مصلحت سے متعلق ہے اس کے متعلق سوال بیکار ہے ۔ میرے آباؤ اجداد دنیا والوں کے شکنجہ میں رہے ہیں لیکن خدانے مجھے اس شکنجہ سے بچالیا ہے جب میں ظہور کروں گا بالکل آزاد ہوگا ۔

(زمانہ غیبت میں مجھ سے فائدہ کیا ہے ؟ اس کے متعلق یہ سمجھ لو کہ میری مثال غیبت میں ویسی ہے جیسے ابرمیں چھپے ہوئے آفتاب کی ۔ میں ستاروں کی مانند اہل ارض کے لئے امان ہوں تم لوگ غیبت اور ظہور سے متعلق سوالات کا سلسلہ بند کرو اور خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کرو کہ وہ جلد میرے ظہور کا حکم دے ، اے اسحاق ! تم پراوران لوگوں پر میرا سلام ہو جو ہدایت کی اتباع کرتے ہیں ۔ (اعلام الوری ص ۲۵۸ مجالس المومنین ص ۱۹۰، کشف الغمہ ص ۱۲۰)۔

شیخ محمد بن محمد کے نام امام زمانہ کا مکتوب گرامی

علماء کا بیان ہے کہ حضرت امام عصر علیہ السلام نے جناب شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک مکتوب ارسال فرمایا ہے ۔ جس میں انھوں نے شیخ مفید کی مدح فرمائی ہے اور بہت سے واقعات سے موصوف کو آگاہ کیا ہے ان کے مکتوب گرامی کا ترجمہ یہ ہے : میرے نیک برادر اور لائق محب، تم پر میرا سلام ہو ۔ تمہیں دینی معاملہ میں خلوص حاصل ہے اور تم ہمارے بارے میں یقین کامل رکھتے ہو ۔ ہم اس خدا کی تعریف کرتے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔

ہم درود بھیجتے ہیں حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی پاک آل پر ہماری دعاء ہے کہ خداتمہاری توفیقات دینی ہمیشہ قائم رکھے اور تمہیں نصرت حق کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھے ۔ تم جو ہمارے بارے میں صدق بیانی کرتے رہتے ہو ، خدا تم کو اس کا اجر عطا فرمائے ۔ تم نے جو ہم سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھا اور دوستوں کو فائدہ پہونچایا ، وہ قابل مدح و ستائش ہے ۔ ہماری دعا ہے کہ خداتم کو دشمنوں کے مقابلہ میں کامیاب رکھے ۔ اب ذرا ٹھہراؤ ۔ اور جیسا ہم کہتے ہیں اس پر عمل کرو ۔ اگرچہ ہم ظالموں کے امکانات سے دور ہیں لیکن ہمارے لئے خدا کافی ہے جس نے ہم کو ہمارے شیعہ مومنین کی بہتری کے لئے ذرائع دکھائے دیئے ہیں ۔

جب تک دولت دنیا فاسقوں کے ہاتھ میں رہے گی ۔ ہم کوتمہاری خبریں پہونچتی رہیں گی اور تمہارے معاملات کے متعلق کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہ رہے گی ۔ ہم ان لغزشوں کو جانتے ہیں جولوگوں سے اپنے نیک اسلاف کے خلاف ظاہر ہو رہی ہیں ۔ (شاید اس سے اپنے چچا جعفر کی طرف اشارہ فرمایا ہے) انھوں نے اپنے عہدوں کو پس پشت ڈال دیا ہے ، گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ۔ تاہم ہم ان کی رعایتوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ان کے ذکر بھولنے والے ہیں اگر ایسا ہوتا تو ان پر مصیبتیں نازل ہوجاتیں اور دشمنوں کو غلبہ حاصل ہوجاتا ، پس ان سے کہو کہ خداسے ڈرو اور ہمارے امرونی کی حفاظت کرو اور اللہ اپنے نور کا کامل کرنے والا ہے ، چاہے مشرک کیسے ہی کراہت کریں ۔ تقیہ کو پکڑے رہو ، میں اس کی نجات کا ضامن ہوں جو خدا کی مرضی کا راستہ چلے گا ۔

اس سال جمادی الاول کامہینہ آئے گا تو اس کے واقعات سے عبرت حاصل کرنا تمہارے لئے زمین و آسمان سے

روشن آیتیں ظاہر ہوئی۔ مسلمانوں کے گروہ حزن و قلق میں بمقام عراق پہنس جائیں گے اور ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے رزق میں تنگی ہو جائے گی پھر یہ ذلت و مصیبت شریرو کی ہلاکت کے بعد دور ہو جائے گی۔ ان کی ہلاکت سے نیک اور متقی لوگ خوش ہوں گے لوگوں کو چاہیے کہ وہ ایسے کام کریں جن سے ان میں ہماری محبت زیادہ ہو۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جب موت یکایک آجائے گی تو بابِ توبہ بند ہو جائے گا اور خدائی قہر سے نجات نہ ملے گی خدا تم کو نیکی پر قائم رکھے، اور تم پر رحمت نازل کرے۔

”میرے خیال میں یہ خط عہدِ غیبتِ کبریٰ کا ہے، کیونکہ شیخ مفید کی ولادت ۱۱ ذیقعدہ ۳۳۶ ہجری ہے اور وفات ۳ رمضان ۴۱۳ میں ہوئی ہے اور غیبتِ صغریٰ کا اختتام ۱۵ شعبان ۳۲۹ میں ہوا ہے علامہ کبیر حضرت شہید ثالث علامہ نور اللہ شوشتری مجالس المومنین کے ص ۲۰۶ میں لکھتے ہیں کہ شیخ مفید کے مرنے کے بعد حضرت امام عصر نے تین شعر ارسال فرمائے تھے جو مرحوم کی قبر پر کندہ ہیں۔

ان حضرات کے نام جنہوں نے زمانہ غیبتِ صغریٰ میں امام کو دیکھا ہے

چارو کلائے خصوصی اور سات و کلائے عمومی کے علاوہ جن لوگوں نے حضرت امام عصر علیہ السلام کو دیکھا ہے ان کے اسماء میں سے بعض کے نام یہ ہیں :

بغداد کے رہنے والوں میں سے (۱) ابوالقاسم بن رئیس (۲) ابو عبد اللہ ابن فروخ (۳) مسرور الطباخ (۴ - ۵) احمد و محمد پسران حسن (۶) اسحاق کاتب از نو بخت (۷) صاحب الفراء (۸) صاحب الصرة المختومہ (۹) ابوالقاسم بن ابی جلیس (۱۰) ابو عبد اللہ الکندی (۱۱) ابو عبد اللہ الجنیدی (۱۲) ہارون الفراز (۱۳) النیلی (ہمدان کے باشندوں میں سے) (۱۴) محمد بن کشر (۱۵) و جعفر بن ہمدان (دینور کے رہنے والوں میں سے) (۱۶) حسن بن ہروان (۱۷) احمد بن ہروان (از اصفہان) (۱۸) ابن باز شالہ (از ضمیر) (۱۹) زیدان (از قم) (۲۰) حسن بن نصر (۲۱) محمد بن محمد (۲۲) علی بن محمد بن اسحاق (۲۳) محمد بن اسحاق (۲۴) حسن بن یعقوب (ازری) (۲۵) قسم بن موسیٰ (۲۶) فرزند قسم بن موسیٰ (۹۲۷) ابن محمد بن ہارون (۲۸) صاحب الحصاقہ (۲۹) علی بن محمد (۳۰) محمد بن یعقوب کلینی (۳۱) ابو جعفر الرقا (از قزوین) (۳۲) مرواس (۳۳) علی بن احمد (از فارس) (۳۴) المجروح (از شہزور) (۳۵) ابن الجمال (از قدس) (۳۶) مجروح (از مرو) (۳۷) صاحب الالف دینار (۳۸) صاحب المال والرقۃ البیضا (۳۹) ابو ثابت (از نیشابور) (۴۰) محمد بن شعیب بن صالح (از یمن) (۴۱) فضل بن برید (۴۲) حسن بن فضل (۴۳) جعفری (۴۴) ابن الاعجمی (۴۵) شمشاطی (از مصر) (۴۶) صاحب المولودین (۴۷) صاحب المال (۴۸) ابو رجا (از نصیبین) (۴۹) ابو محمد ابن الوجنا (از ابواز) (۵۰) الحصینی (عاۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۲۱)۔

زیارت ناحیہ اور اصول کافی

کہتے ہیں کہ اسی زمانہ غیبتِ صغریٰ میں ناحیہ مقدسہ سے ایک ایسی زیارت برآمد ہوئی ہے جس میں تمام شہداء کربلا کے نام اور ان کے قاتلوں کے اسماء ہیں۔ اس ”زیارت ناحیہ“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اصول کافی جو کہ حضرت ثقہ الاسلام علامہ کلینی المتوفی ۳۲۸ کی ۲۰ سالہ تصنیف ہے وہ جب امام عصر کی خدمت میں پیش ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”ہذا کاف لشیعتنا۔“ یہ ہمارے شیعوں کے لئے

کافی ہے زیارت ناحیہ کی توثیق بہت سے علماء نے کی ہے جن میں علامہ طبرسی اور مجلسی بھی ہیں دعائے سباسب بھی آپ ہی سے مروی ہے ۔

غیبت کبریٰ میں امام مہدی کا مرکزی مقام

امام مہدی علیہ السلام چونکہ اسی طرح زندہ اور باقی ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ، حضرت ادريس، حضرت خضر، حضرت الیاس ۔ نیز دجال بطل، یاجوج ماجوج اور ابلیس لعین زندہ اور باقی ہیں اور ان سب کا مرکزی مقام موجود ہے ۔ جہاں یہ رہتے ہیں مثلاً حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان پر (قرآن مجید) حضرت ادريس جنت میں (قرآن مجید) حضرت خضر اور الیاس، مجمع البحرين یعنی دریائے فارس و روم کے درمیان پانی کے قصر میں (عجائب القصص علامہ عبدالواحد ص ۱۷۶) اور دجال بطل طبرستان کے جزیرہ مغرب میں (کتاب غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۰۲) اور یاجوج ماجوج بحیرہ روم کے عقب میں دو پہاڑوں کے درمیان (کتاب غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۴۷)

اور ابلیس لعین، استعمار ارضی کے وقت والے پایہ تخت ملتان میں (کتاب ارشاد الطالبین علامہ اخوند درویش ص ۲۴۳) تو لامحالہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا بھی کوئی مرکزی مقام ہونا ضروری ہے جہاں آپ تشریف فرما ہوں اور وہاں سے ساری کائنات میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ زمانہ غیبت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام (جزیرہ خضر اور بحر ابیض)

میں اپنی اولاد اپنے اصحاب سمیت قیام فرماہیں اور وہیں سے باعجاز تمام کام کیا کرتے اور ہر جگہ پہنچا کرتے ہیں، یہ جزیرہ خضر سرزمین ولایت بربر میں درمیان دریائے اندلس واقع ہے یہ جزیرہ معمور و آباد ہے، اس دریا کے ساحل میں ایک موضع بھی ہے جو بشکل جزیرہ ہے اسے اندلس والے (جزیرہ رفضہ) کہتے ہیں، کیونکہ اس میں ساری آبادی شیعوبکی ہے اس تمام آبادی کی خوراک وغیرہ جزیرہ خضر سے براہ بحر ابیض سال میں دوبار ارسال کی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو (تاریخ جہاں آرا۔ ریاض العماء، کفایۃ المہدی، کشف القناع، ریاض المومنین، غایۃ المقصود، رسالہ جزیرہ خضر و بحر ابیض اور مجالس المومنین علامہ نور اللہ شوشتری و بحار الانوار، علامہ مجلسی کتاب روضۃ الشهداء علامہ حسین واعظ کاشفی ص ۴۳۹ میں امام مہدی کے اقصادیہ بلاد مغرب میں ہونے اور ان کے شہروں پر تصرف رکھنے اور صاحب اولاد وغیرہ ہونے کا حوالہ ہے ۔ امام شبلنجی علامہ عبدالمومن نے بھی اپنی کتاب نور الابصار کے ص ۱۵۲ میں اس کی طرف بحوالہ کتاب جامع الفنون اشارہ کیا ہے، غیاث اللغات کے ص ۷۲ میں ہے کہ یہ وہ دریا ہے جس کے جانب مشرق چین، جانب غربی یمن، جانب شمالی ہند، جانب جنوبی دریائے محیط واقع ہے ۔ اس بحر ابیض و خضر کا طول ۲ ہزار فرسخ اور عرض پانچ سو فرسخ ہے اس میں بہت سے جزیری آباد ہیں جن میں ایک سرانندیب بھی ہے اس کتاب کے ص ۲۹۵ میں ہے کہ ”صاحب الزمان“ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا لقب ہے علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ آپ جس مکان میں رہتے ہیں اسے ”بیت الحمد“ کہتے ہیں ۔ (اعلام الوری ص ۲۶۳) ۔

جزیرہ خضراء میں امام علیہ السلام سے ملاقات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قیام گاہ جزیرہ خضراء میں جولوگ پہنچے ہیں۔ ان میں سے شیخ صالح ،شیخ زین العابدین ملی بن فاضل مازندرانی کانام نمایاں طور پر نظر آتا ہے ۔ آپ کی ملاقات کی تصدیق ، فضل بن یحیی بن علی طبعی کوفی وشیخ عالم عامل شیخ شمس الدین نجح حلی وشیخ جلال الدین ، عبد اللہ ابن عوام حلی نے فرمائی ہے ۔ علامہ مجلسی نے آپ کے سفر کی ساری وؤیداد ایک رسالہ کی صورت میں ضبط کیا ہے ۔

جس کا مفصل ذکر بحار الانوار میں موجود ہے رسالہ جزیرہ خضراء کے ص ۱ میں ہے کہ شیخ اجل سعید شہید بن محمد مکی اور میر شمس الدین محمد اسد اللہ شوشتری نے بھی تصدیق کی ہے۔ مؤلف کتاب ہذا کہتا ہے کہ حضرت کی ولادت حضرت کی غیبت ، حضرت کا ظہور وغیرہ جس طرح رمز خداوندی اور راز الہی ہے اسی طرح آپ کی جائے قیام بھی ایک راز ہے جس کی اطلاع عام ضروری نہیں ہے ، واضح ہو کہ کولمبس کے ادراک سے قبل بھی امریکہ کا وجود تھا۔

امام غائب کا برجگہ حاضر ہونا

احادیث سے ثابت ہے کہ امام علیہ السلام جو کہ مظہر العجائب حضرت علی کے پوتے ، ہر مقام پر پہنچتے اور برجگہ اپنے ماننے والوں کے کام آتے ہیں ۔ علما نے لکھا ہے کہ آپ بوقت ضرورت مذہبی لوگوں سے ملتے ہیں لوگ انہیں دیکھتے ہیں یہ اور بات ہے کہ انہیں پہچان نہ سکیں ۔ (غایۃ المقصود)۔